### ماسٹر کرتار چند......صفحہ ۱۲ سے آگے

ہمیں ان فنکاروں کا احترام کرنا چاہیے جنہوں نے ہماری زبانوں کی خدمت کرتے ہوئے اپنی آواز کے ذریعے بچائے رکھا ہے۔ جناب جہانگیر میر نے ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے کام کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ گھرانہ سیریز کے تحت فنکاروں کو جو اعزاز دیئے جارہے ہیں اس سے نہ صرف ان کا حوصلہ بڑھتا ہے بلکہ نئے فنکار جوش و جزبے کے ساتھ کام کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ پروگرام میں ماسٹر کرتار چند کے ساتھ ان کی اہلیہ ترپتا کماری' ترشانت کرتار' سمرن بھاردواج' تنوی' انکش کمار' پوجا بھاردواج کے علاوہ سنجے کمار' اوم پرکاش اور رادھے شام موجود تھے۔ اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر ڈوگری اشوک گپتا نے اداری کی طرف سے مہمانوں اور فنکاروں کا شکریہ ادا کیا۔

### ادبی صلاحیتیں نکھارنے......صفحہ ۱۲ سے آگے

عبدالقیوم' سروج بالا اور سوینۃ پوری کے علاوہ بہت سے نام قابلِ ذکر ہیں۔ اکیڈیمی کے ریسرچ اسسٹنٹ ڈوگری لیش پال نرمل نے نظامت کے فرائض انجام دیئے جبکہ ایڈیشنل سیکریٹری کلچرل اکیڈیمی ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے ادارے کی طرف سے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ورکشاپ کے دوسرے روز معروف ڈوگری کہانی کار پروفیسر للت منگوترہ، سکالر اور شاعر مس نیرو شرما اور دیگر معروف ہندی وڈوگری کہانی کاروں نے اپنی کہانیاں پڑھیں اور وہاں موجود لوگوں سے تبادلہ خیال بھی کیا۔ اس موقعہ پر پروفیسر للت منگوترہ نے ڈوگری میں اپنی دو کہانیاں پیش کیں جن کے عنوان 'ہیلو مایہ' اور 'پریم کہانی' تھا۔ بعد میں سوال و جواب کا سیشن بھی چلا جس دوران کہانی کی تکنیک، اسلوب اور بناوٹ پر بحث کی گئی۔ اس دوران دیگر شرکاء کی طرف سے بھی لکھی گئی کہانیاں پیش کی گئیں۔ صبح کے سیشن کے بعد مس نیرو شرما نے اپنی ڈوگری کہانی 'میں اکلے نی جاناں' پیش کی اور ساتھ ہی دیگر کہانیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ دونوں سیشن میں بحث و تمحیص کے دوران کہانی کے تخلیقی طریقہ کار پر بحث کی گئی۔ پروفیسر للت منگوترہ جو اس کہانی ورکشاپ کے ڈائریکٹر بھی تھے، نے ایک ہندی کہانی بعنوان 'گل کی بانو' پیش کی جو ہندی کے معروف کہانی کار دھرم ویر بھارتی نے لکھی ہے۔ دوسرے سیشن کے دوران تقریب میں پنجابی کی شاعرہ و ادیب محترمہ سریندر نیر نے اپنا پنجابی مختصر افسانہ ''لواسے'' پیش کیا جس پر حال میں بیٹھے دیگر کہانی کاروں کے علاوہ نئے لکھاریوں نے اپنے خیالات کا ظہار کیا اور کہانی کے فن کے علاوہ اس کی موجودہ صورت حال پر بحث کی۔ ورکشاپ کے اختتامی روز کی دوسری نشست میں مشہور کہانی کار کرشن شرما نے اپنی ہندی کہانی ''تماشابین'' پیش کی جس کی خوب سراہنا کی گئی۔ اس کے شانہ بہ شانہ چھترل پال' ڈاکٹر بلجیت رینہ' نیرو رینہ' سوشیل بیگانہ' ریتہ کھنڈیال کے علاوہ دیپکا ابرول بھی اس ورکشاپ میں موجود تھیں۔ اس دوران سماجی برائیوں، ذات پات کی جنگ اور خواتین سے جڑے مسائل بھی زیر بحث آئے۔

### پروفیسر محمد زماں آزردہ......صفحہ ۱۳ سے آگے

خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اردو زبان کے علاوہ کشمیری زبان پر ان کے مقالے متعدد بار ریاستی' قومی و بین الاقوامی سطح پر شائع ہو چکے ہیں۔ قریب دو گھنٹے جاری رہنے والے اس پروگرام میں پروفیسر موصوف نے وہاں موجود شرکاء کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ قبل ازیں اپنے خطبہ استقبالیہ میں اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی نے ایسے پروگراموں کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان سے نوجوان نسل کو زبان و ادب اور پروفیسر آزردہ جیسی ادبی شخصیات سے روبرو کرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اکیڈمی کے سیکریٹری کا عہدہ سنبھالنے کے فوری بعد اس طرح کے پروگراموں کے سلسلے کو بحال کیا اور یہ سیشن بھی اسی کی کڑی کے طور پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ معروف فنکاروں کو بھی مدعو کر کے اسی طرح کے پروگرام منعقد کرنے جارہا ہے۔ شرف ثقافت ایوارڈ کا اعلان کرتے ہوئے ڈاکٹر عزیز حاجنی نے کہا کہ سلیکشن کا طریقہ کار پہلے سے ہی شروع کر دیا گیا ہے اور ایوارڈ دس لاکھ روپے ہوگا۔ اس کے بعد کشمیر یونیورسٹی کے اردو شعبہ کے سابق صدر منصور احمد منصور نے آزردہ کی زندگی، خدمات اور حصولیابیوں پر ایک مفصل پرچہ پڑھا۔ اس موقعہ پر پروفیسر رحمٰن راہی نے مہمان اکیڈیمی کی طرف سے پروفیسر محمد زمان آزردہ کی اعزاز پوشی کی۔ صاحبِ صدر پروفیسر رحمٰن راہی نے تقریب کے انعقاد پر اکیڈیمی کو مبارک باد پیش کی۔ تقریب کی نظامت اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر اردو محمد اشرف ٹاک نے انجام دی اور اُنہوں نے ہی شکریہ کی تحریک پیش کی۔

### ظفر اقبال منہاس......صفحہ ۱۳ سے آگے

بہاری کاک، نامور قلمکار نرمل ونود، تھیٹر اور میڈیا شخصیت رویندر، قلمکار و پروفیسر کیپٹن للت شرما اور پروفیسر ریتا جتندرا نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تجاویز پیش کیں جن کو ظفر اقبال منہاس نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ ظفر اقبال کی کلچرل اکیڈیمی میں بطور نائب صدر تعیناتی خوش آئند قدم ہے جو طویل عرصہ تک اسی ادارے سے وابستہ رہے اور اب سیاست سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ ان کی قیادت میں فنکاروں، ثقافت و ادب سے جڑے لوگوں کیلئے بہتر کام ہوگا اور یہ ادارہ ترقی کی منازل طے کرے گا۔ اپنے خطاب میں ظفر اقبال منہاس نے کہا کہ وہ معیاری کام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور ادارے کی سرگرمیوں کو مزید وسعت دی جائے گی۔ ظفر صاحب نے کہا کہ ادب و ثقافت سے جڑے افراد کے ساتھ بہترین رشتہ استوار کیا جائے گا۔ اس موقعہ پر پروفیسر للت منگوترہ، این ڈی جموال، رمیش اروڑہ اور پروفیسر آر ایل شانت نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب کی نظامت کے فرائض یشپال لیش نے انجام دیئے جبکہ شکریہ کی تحریک جنگ ایس ورمن نے پیش کی۔

### نامور ڈوگری شاعر......صفحہ ۱۳ سے آگے

اکیڈیمی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ان پروگراموں سے شعراء اور ادباء کی حوصلہ افزائی کے علاوہ عام لوگوں کو بھی اکیڈیمی کی سرگرمیوں کی جانکاری حاصل ہوتی ہے۔ اپنے صدارتی خطبے میں ٹی آر سمبوریہ نے اکیڈیمی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس مشاعرے کی سراہنا کیا اور ڈوگری زبان کے معروف شاعر مرحوم کے کے کیرنی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ پروگرام کے آغاز میں اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر اشوک گپتا نے اپنے استقبالیہ خطبے میں ادارے کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اکیڈیمی ادب اور ثقافت کی ترویج کے لئے کاربند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈوگری کے ایک معروف شاعر مرحوم کے کے کیرنی کی دوسری برسی کے موقع پر انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے مقصد سے یہ مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ آر ایس قائل نے اس مشاعرے کی نظامت کے فرائض انجام دیئے جبکہ وجے شرما نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

### کرگل لوسر فیسٹول......صفحہ ۱۳ سے آگے

ایس ایس پی کرگل راحیل ملک نے کہا کہ ثقافت ہی وہ چیز ہے جو کسی علاقے کی پہچان ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک گیت کسی بھی سماج کا اہم جز ہوتے ہیں اور یہ وقت ضرورت ہے کہ اس کی طرف توجہ دے کر ان کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عدم توجہی کے باعث آج کئی زبانیں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ آغا سید طحٰی نے بھی اکیڈیمی کی سرگرمیوں کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ادارے کی طرف سے کرگل میں وقتاً فوقتاً اس طرح کے پروگرام منعقد ہوتے رہتے ہیں جو خوش آئند بات ہے۔ شرگولے کے کونسلر محمد علی نے اس طرح کا پروگرام منعقد کرنے پر اکیڈیمی کو مبارک باد پیش کی۔ ضلع کلچرل افسر محمد علی ٹاک نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکیڈیمی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ خطے کے فن وثقافت کو فروغ دیا جائے اور اتنے بڑے پیمانے پر اس پروگرام کو منعقد کرنے کا مقصد مقامی فنکاروں کو پلیٹ فارم مہیا کرانا ہے۔ اس موقعہ پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کرگل کاچو تراب شاہ، چیف میڈیکل افسر آخون جعفر، ایڈیشنل ایس پی جمیل احمد، ایگزیکٹو انجینئر میکینکل ڈویژن کرگل شیر خان، ضلع سوشل ویلفیئر افسر آغا سید جمال، اسسٹنٹ ڈائریکٹر پلاننگ کاچو محمد حسین، ڈی ایس پی کرگل کاچو اشتیاق، تحصیلدار شرگولے غلام مہدی، پروجیکٹ ڈائریکٹر کے اے آر ای ڈی اے محمد علی خان، ضلع کوآرڈی نیٹر جے کے ای اے ڈی آئی یشپال، ضلع کوآرڈی نیٹر این وائی ایل آغا سید سجاد، شرگولے محمد حسن، ایس ایچ او واکھا محمد سلطان و دیگران بھی موجود تھے۔ پروگرام کا اختتام تھیٹر پلے کے ساتھ ہوا جو رنتھک تھیٹر گروپ کرگل کی طرف سے پیش کیا گیا جس میں سماجی برائیوں کے خاتمے کی کوشش کو اجاگر کیا گیا۔ نظامت کے فرائض سیوانگ ریگزن اور سیوانگ دولما نے انجام دیئے جبکہ شکریہ کی تحریک کلچرل آفیسر محمد علی ٹاک نے پیش کی۔

### مختلف تہواروں پر......صفحہ ۱۴ سے آگے

انہوں نے اکیڈیمی کے اقدامات کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ جہاں یہ ادارہ ادبی تقاریب کا اہتمام کر رہا ہے وہیں لوک موسیقی کی شانِ رفتہ کو از سرِ نو بحال کرنے کے لئے اس میں شامل مختلف قسم کے رقص ہارن' چھجہ' گستیر' کُد' پنجابی اور ڈوگری ڈانس کو فروغ دینے کی خاطر کام کر رہا ہے۔ وومن کالج پریڈ کے پرنسپل ڈاکٹر ارن دوبے نے اپنے استقبالیہ خطبے میں مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ اکیڈیمی نے اس تہوار کو رقص و موسیقی کی محفل آراستہ کر کے برمحل کام انجام دیا ہے۔ جس کے لئے انہوں نے ادارے کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اکیڈیمی مستقبل میں بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے چاہئیں۔ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے سامعین کو لوہڑی کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پروگرام نوجوانوں کے درمیان منعقد کرائے جاتے ہے تا کہ ان میں تہذیب و ثقافت سے واقفیت کے علاوہ دلچسپی پیدا کی جاسکے۔ پروگرام میں جن فنکاروں نے شرکت کی ان میں اوم پرکاش اور ساتھی' سی ایس قائل اور ساتھی' کرشن لال اور ساتھی' دھرم رام اور ساتھی' راجندر کمار اور ساتھی' نیلہ روٹس ڈانس گروپ کے علاوہ ڈوگریا ور پنجابی فیمل ڈانس گروپ قابلِ ذکر ہے۔ کسم ٹکو نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیئے جبکہ اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر اشوک گپتا نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

### لیش پال لیش......صفحہ ۱۴ سے آگے

پروفیسر نرمل ونود نے لیش پال لیش اور ان کے اہلِ خانہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ لیش پال تین دہائیوں سے اپنے فن اور آواز کی وساطت سے ڈوگری زبان کی خدمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کلچرل اکیڈیمی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام اپنی نوعیت کا واحد ایسا پروگرام ہے جس کے ذریعہ ریاست کے فنکاروں کو ان کے اہلِ خانہ سمیت اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ تقریب میں آراستہ محفلِ موسیقی میں لیش پال کے ساتھ جن فنکاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ان میں وشال گپتا' اگریمہ' سانوی' پرینکا شرما' شروتی شرما' تنوی شرما' سمریدھی شرما' پراگیا شرما' منت مہرا' دھامنی' ہیمانشو جین کے ساتھ جن فنکاروں نے ان کی ہمنوائی کی ان میں وکی گل' نیرج ورما' وجے انند' انل رینہ اور وکاس ناگر قابلِ ذکر ہیں۔ پروگرام کی نظامت کسم ٹکو نے انجام دی جبکہ اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر ڈوگری اشوک گپتا نے ادارے کی طرف سے مہمانوں اور فنکاروں کا شکریہ ادا کیا۔

### سرکردہ فنکاروں......صفحہ ۱۵ سے آگے

مستقل طور پر موسیقی کی تعلیم حاصل نہ کی بلکہ اپنے دادا' دادی' ماں اور باپ سے رقص و موسیقی کی تربیت پا کر لوک موسیقی میں ۱۹۹۹ء میں آل انڈیا گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس کے علاوہ کئی ریاستی اور قومی سطح کے اعزازات سے رمالو رام کو نوازا گیا ہے۔ ممبر اسمبلی آر ایس پٹھانیہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اکیڈیمی کو ایسے پروگرام منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ اُنہوں نے کہا کہ ڈوگرہ ثقافت کی بہت سارا اثاثہ غیر محفوظ تھا جسے محفوظ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے رمالو رام اور ان کے گھرانے کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ فنکار ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنی نسلوں کے لئے فخر کا باعث بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگراموں سے نئے فنکاروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جس سے ہماری نوجوان پیڑی روایت سے مضبوطی کے ساتھ جڑ سکتی ہے۔ تقریب میں رمالو رام اور اُن کے اہلِ خانہ نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ ان کے اہلِ خانہ میں سارس بھارتی' پوجہ بھارتی' پونم بھارتی' تارو دیوی' کانتا دیوی' تارا چند' گھنیش بھارتی اور راحیل بھارتی موجود تھے۔ پروگرام میں موجود حضرات مین ٹھاکر رندھیر سنگھ' ڈاکٹر سنجے بھیسن' شام بھیسن' ایم آر بنگوترہ' پروفیسر کالی داس' اوایل ڈوگرہ' ڈاکٹر اشونی کمار' ڈاکٹر دھرمندر کمار' پروفیسر جی ایل تھاپہ' جی سی ڈوگرہ' انجینئر جوگندر پال' برج رانا' پی ڈی بنگوترہ' اجے بھگت' سی ایل لکھنوترہ' ڈاکٹر اوم پرکاش' رجنی کماری' وگیش شرما' دیپک کمار' کمار احمد بھارتی کے علاوہ بہت سے لوگ موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض معروف فنکار وجے عطری نے انجام دیئے جبکہ اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر ڈوگری اشوک گپتا نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

### شاہباز راجوروی......صفحہ ۵ سے آگے

جس کے تحت انہوں نے اپنی بستیوں میں کام کیا ہے۔ کلچرل اکیڈیمی اور دبستانِ ہمالہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خطۂ پیر پنچال کے ادیبوں' شاعروں اور فنکاروں کے علاوہ کالج کے بچوں سے روبرو ہو کر اپنے تجربات سانجھا کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس موقع پر کلدیپ راج گپتا نے اپنے صدارتی کلمات میں شہباز راجوروی کے کام کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ وہ بچپن سے ہی ان کے کام کے معترف رہے ہیں۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے یہ اپیل کی کہ ایسے دور دراز علاقوں میں جہاں اس قسم کا اعلیٰ پایہ کا کام ہو رہا ہے کلچرل سینٹرل قائم کئے جائیں تا کہ ایسے خداداد صلاحیت کے حامل افراد کو مزید مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

### ورلڈ تھیٹر ڈے......صفحہ ۴ سے آگے

المی سطح پر جس قدر تھیٹر کے میدان میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں' جدید تجربات اور ایجادات کو مدِ نظر رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے فنکاروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ موجودہ صورتِ حال پر غور کریں تا کہ تھیٹر کے فن کو مزید تقویت بخشی جائے۔ ڈاکٹر حاجنی نے کہا کہ تھیٹر کے فروغ کے لئے کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ہر ممکن مدد فراہم کی جائے گی۔ جموں کے علاوہ ریاست کی دوسری جگہوں پر بھی ورلڈ تھیٹر ڈے کے سلسلے میں تقاریب منعقد ہوئیں۔

### زبانو کے بین الاقوامی......صفحہ ۲۰ سے آگے

پر روز مرہ استعمال میں لایا جائے۔ شاعرے میں جن شعراء حضرات نے شرکت کی ان میں حاجی محمد علی باقر' آخون اصغر علی بشارت' غلام احمد خان جوان' آخون صفدر لی صفدر' محمد علی بھٹو نوشین' محمد اصغر عاصوی' بشیر احمد وفا' غلام قادر ذکی' سبطِ حسن کلیم' محمد حسین فیاض' محمد اشرف ساغر' محمد عیسیٰ صابری' محمد علی خمار' محمد تقی خان نایاب' محمد علی بابا اور محمد خلیل قابلِ ذکر ہیں۔ ☆☆